سوال

شروط لاالہ الااللہ

جواب

لحمدللہ.

شیخ حافظ حکمی نے اپنی نظم سلم الوصول میں کہا ہے کہ :

ا اور یقین اور قبول اور انقیاد کو جان لے جو میں کہہ رہا ہوں،

صدق اور اخلاص اور محبت اللہ تجھے اس کی توفیق دے جسے وہ پسند کرتا ہے۔

ط : (علم) اس سے مراد نفی اور اثبات جو کہ جہالت کے منافی ہے،

ان باری تعالی ہے :

پ جان لیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں"

ر فرمان ربانی ہے :

ز وہ جو حق کا اقرار کریں اور انہیں علم بھی ہو"

یعنی لاالہ الااللہ کا اقرار کریں اور اپنے دلوں کے ساتھ اسکا معنی بھی جانتے ہوں جو انکی زبان کہہ رہی ہے۔

خاری میں عثمان رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جو شخص اس حالت میں مرا کہ اسے لاالہ الااللہ کا علم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا)۔

مری شرط : (یقین) یہ اس کے کہنے والے کو جس پر یہ کلمہ دلالت کر رہا ہے اس پر پختہ یقین ہونا چاہیئے کیونکہ ایمان میں ایسا علم جو کہ ظنی ہو کافی نہیں بلکہ ایسا ایمان ہونا چاہیئے جو کہ یقینی علم پر مبنی ہو تو اگر اس میں شک یعنی ظن داخل ہوگیا تو پھر اسکا کیا حال ہوگا؟

ان باری تعالی ہے :

تو وہ ہیں جو اللہ تعالی اور اسکے رسول پر (پختہ) ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں تو یہی کچے اور سچے مومن ہیں"

ں آیت میں اللہ تعالی اور اسکے رسول پر صدق ایمان کی شرط یہ لگائی کہ وہ شک وشبہ کی گنجائش نہ رکھیں، جسے شک وشبہ ہوتا ہے وہ منافق ہے۔

ں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جس نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ تعالی کا رسول ہوں، تو اگر وہ بندہ اس میں بغیر شک کیے اپنے رب سے جا ملے تو وہ جنت میں داخل ہوگا)۔

دوسری روایت میں ہے کہ : (ان دونوں میں شک نہ کرنے والا اللہ تعالی سے جا ملے تو اس سے جنت چھپائی نہیں جائے گی)۔

ے حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلی نے انہیں جوتے دیکر بھیجا اور کہا کہ جو بھی اس باغ کے باہر ملے اور وہ لاالہ الااللہ کی گواہی اپنے دل کے یقین کے ساتھ دیتا ہو اسے جنت کی خوشخبری دے دو) حدیث

و جنت میں داخل ہونے کی شرط یہ لگائی کہ جو اسے اپنے دل کے یقین کے ساتھ پڑھتا ہو اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رکھتا ہو، تو جب شرط نہ پائی جائے تو پھر مشروط بھی نہیں ہوتا۔

ط : (قبول) یہ کلمہ جس چیز کا تقاضا کرتا ہے اسے دل اور زبان کے ساتھ قبول کرنا، اللہ عزوجل نے سابقہ امتوں کے قصے بیان کرتے ہوئے ان لوگوں کی نجات کا بیان کیا جنہوں نے اسے قبول اور جنہوں نے اسے رد اور اسکا انکار کیا انکی سزا کا بھی بیان کیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

جنہوں نے ظلم کیا اور انکے ہمراہیوں کو بھی اور ان کو بھی جن جن کی یہ اللہ کے علاوہ پرستش کرتے تھے ان سب کو جمع کر کے انہیں دوزخ کی راہ دکھا دو اور انہیں ٹھہرالو (اس لئے کہ) ان سے سوال کئے جانے والے ہیں) اللہ تعالی کے اس فرمان تک "یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی کے

تو اللہ تعالی نے انکے عذاب کی علت اور اسکا سبب یہ بیان کیا کہ وہ لاالہ الااللہ سے تکبر کرتے اور اسے جو یہ کلمہ لے کر آیا جھٹلاتے اور اس چیز کی نفی نہیں کرتے تھے جس کی اس کلمے نے نفی کی اور نہ ہی اسکا اثبات کرتے جس کی یہ کلمہ اثبات کرتا ہے بلکہ انہوں نے اس سے انکار اور تکبر وسرکشی کرتے ہوئے

نے اتنے سارے معبودوں کا ایک ہی معبود بنا دیا واقعی یہ بہت عجیب بات ہے، ان کے سردار یہ کہتے ہوئے چل دیے کہ چلو جی اور اپنے معبودوں پر جمے اور ڈٹے رہو یقینا اس بات میں کوئی غرض ہے، ہم نے تو یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی کچھ نہیں تو یہ صرف گھڑی ہوئی بات ہے"۔

للہ تعالی نے انہیں جھٹلاتے اور ان کا رد کرتے ہوئے اپنے نبی کی زبان سے یہ فرمایا :

(نبی) تو حق (سچا دین) لائے ہیں اور سب رسولوں کو سچا مانتے ہیں"

ھر اسکے بعد ان کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا جن لوگوں نے اس کلمے کو قبول کیا :

مگر اللہ تعالی کے خالص اور برگزیدہ بندے انہیں کے لئے مقرر کردہ رزق ہے ہر طرح کے میوے اور وہ باعزت ہونگے نعمتوں والی جنتوں میں"۔

ں رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (اس ہدایت اور علم کی مثال جو کہ اللہ تعالی نے مجھے دیکر مبعوث کیا ہے مثال اس موسلا دھار بارش کی ہے جو کہ ایسی زمین پر ہوتی ہے جو کہ صاف ہو اور پانی کو قبول کرنے کے بعد بہت زیادہ گھاس اور سبزہ اگائے، اور دوسری زمین کا ٹکڑ

: (انقیاد) مطیع ہونا : جو اس کے منافی ہونے پر دلالت کرے اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔ فرمان باری تعالی ہے :

اور جو شخص اپنے آپ کو اللہ تعالی کے تابع کردے اور پھر وہ ہو احسان کرنے والا یقینا اس نے مضبوط کنڈے کو تھام لیا اور تمام کاموں کا انجام اللہ تعالی ہی کی طرف ہے"۔

جس نے لاالہ الااللہ کے ساتھ کنڈے کو پکڑلیا۔ اوراحسان کرنے والا : اس کا معنی یہ ہے کہ : وہ اللہ کا مطیع اوراسکے تابع ہواورپھر موحد بھی ہو۔

،جواپنے آپ کواللہ تعالی کا مطیع اورتابع نہ کرے اس نے مضبوط کنڈے کوہاتھ نہیں ڈالااوراللہ تعالی کے اس قول کا معنی بھی یہی ہے :

پ کافروں کے کفر سے رنجیدہ نہ ہوں آخران سب نے ہماری طرف ہی لوٹنا ہے پھر ہم انکوبتائیں گے جوانہوں نے کیا ہے"۔

ث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا : (آپ میں کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی خواہشات کواس کے تابع نہ کردے جومیں لایا ہوں)۔

تویہی مکمل اورانتہائی اتباع اورپیروی ہے۔

شرط : (صدق) جوکہ کذب اورجھوٹ کے منافی ہے وہ اس طرح کہ اسے یہ کلمہ صدق دل کے ساتھ کہنا چاہیے اوراسکا دل اسکی زبان سے جونکل رہاہے اس میں اسکی پیروی کرے۔ فرمان باری تعالی ہے :

الم، کیا لوگوں نے یہ گمان کرلیا ہے کہ ان کے اس کہنے پرکہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہی چھوڑدینگے ان سے پہلے لوگوں کو بھی ہم نے آزمایا یقینا اللہ تعالی ان کو بھی جان لے گا جوسچ کہتے ہیں اورانہیں بھی جوجھوٹے ہیں"

،منافقوں اورجھوٹوں کے متعلق ارشاد فرمایا :

، یہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالی اورقیامت کے دن پرایمان رکھتے ہیں، لیکن درحقیقت وہ ایمان والے نہیں ہیں، وہ اللہ تعالی اورایمان والوں کودھوکا دیتے ہیں لیکن دراصل وہ خوداپنے آپ کودھوکا دے رہے ہیں مگر سمجھتے نہیں، ان کے دلوں میں بیماری تھی اللہ تعالی نے ان کی بیماری کومزید بڑھادیا اورانکے جھ

رمسلم میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جوبھی صدق دل سے لاالہ الااللہ پڑھے اوراسکی گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اوررسول ہیں تواللہ تعالی اس پرآگ کوحرام کردیتے ہیں)۔

ط : (اخلاص) اخلاص یہ ہے کہ اپنے تمام اعمال کوشرک کی آلائشوں سے پاک صاف رکھا جائے فرمان باری تعالی ہے :

ہردار! اللہ تعالی ہی کے لئے خالص عبادت کرنا ہے"

،فرمان ربانی ہے :

یجئے! کہ میں توخالص صرف اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں"۔

، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (لوگوں میں سے میری شفارش کا وہ شخص مستحق اورسعادت مند ہوگا جس نے لاالہ الااللہ صدق دل اورجان سے پڑھا)

شرط : (محبت) اس کلمہ اورجواس کے تقاضے اورجن چیزوں پریہ دلالت کرتا ہے انکے ساتھ محبت ہونا چاہئے اوراسی طرح اس پراوراس کی شروط پرعمل کرنے والوں سے محبت اوراسکے نواقض سے بغض ہونا چاہئے فرمان باری تعالی ہے :

اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جواللہ تعالی کے شریک بنا کران سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ تعالی سے ہونی چاہئے اورایمان والے اللہ تعالی کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں"۔

تواللہ تعالی نے یہ بیان کیا ہے کہ مومن لوگوں کی محبت اللہ تعالی سے بہت زیادہ ہوتی ہے اوراسکا سبب یہ ہے کہ انہوں نے اسکی محبت میں کسی کوشریک نہیں کیا جس طرح کہ ان مشرکوں نے محبت کا دعوی کیا جوکہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا کران سے بھی اللہ تعالی جیسی محبت کرتے ہیں۔

؛ بخاری اورمسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ میرے ساتھ اپنے بیٹے اورباپ اورسب لوگوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔

واللہ تعالی اعلم۔

اللہ تعالی ہی کے پاس زیادہ علم ہے۔

اسلام سوال وجواب

ر: 12295